

## 113758- بغیر کسی اعتقاد کے منگنی کی انگوٹھی پہننے کا حکم

سوال

ان شاء اللہ عقریب میری منگنی ہونے والی ہے مجھے علم ہے کہ منگنی یا شادی میں انگوٹھی پہننا اور پہنانا مسلمانوں کی عادات اور رسم و رواج میں نہیں، اگر دو لہن اور اس کی والدہ کی رغبت ہو کہ وہ انگوٹھی پہنانی میں تو یہ کیسا ہے؟

میں نے سوال نمبر (11446) کے جواب میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا فتویٰ پڑھا ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ :

"منگنی کی رسم میں انگوٹھی میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس انگوٹھی کے ساتھ جو اعتقاد رکھا جاتا ہے وہ صحیح نہیں، بعض لوگ اپنانام منگنی کی انگوٹھی پر لکھواتے ہیں جو ملکیت کو دی جاتی ہے، اور اسی طرح لڑکی بھی اپنانام لکھواتی ہے جو اپنے ملکیت کو دیتی ہے، اس میں ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ یہ چیز خاوند اور بیوی میں تعلق گرا کرتی ہے۔"

اس حالت میں یہ رسم اور انگوٹھی حرام ہوگی، میں یہ اعتقاد نہیں رکھتا، اور نہ ہی دو لہن یہ اعتقاد رکھتی ہے کہ یہ انگوٹھی کسی ارتباط کا باعث نہیں ہے، کیا اگر میں اپنی ملکیت اور اپنے لیے منگنی کی انگوٹھی خریدوں تو اس میں کوئی حرج تو نہیں، میری انگوٹھی چاندی کی ہوگی؟

پسندیدہ جواب

منگنی کے وقت ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنانا کوئی پرانی رسم اور عادت نہیں، بلکہ یہ نصرانی رسم ہے، افسوس کے ساتھ یہ مسلمانوں میں بھی عام ہونے لگی ہے، اور غالباً اس کے ساتھ غلط قسم کے اعتقادات بھی پائے جاتے ہیں، مثلاً یہ اعتقاد رکھا جاتا ہے کہ یہ محبت پیدا کرتی ہے، اور خاوند و بیوی کے مابین ارتباط اور تعلق قائم کرتی ہے، اور اس کا انتارنا یا اس کی جگہ تبدیل کرنا نجوسٰ سمجھا جاتا ہے۔

شیخ عطیہ صقر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"منگنی یا شادی کی انگوٹھی کا ایک قسم ہے جو کئی ہزار سال پہلے کی طرف لوٹتا ہے، کہا جاتا ہے کہ : سب سے پہلے اس رسم کی مجاد فرعونوں نے کی تھی، پھر یہ اغريق کے دور میں ظاہر ہوئی، اور ایک قول یہ ہے کہ یہ اصل میں قدیم اور پرانی رسم سے مانوذہ ہے کہ :

منگنی کے وقت لڑکی کا ہاتھ لڑکے کے ہاتھ میں دیا جاتا اور لڑکی کے والد کے گھر سے نکلتے وقت دونوں کے ہاتھوں میں لوٹے کی زنجیر ڈالی جاتی پھر لڑکا اپنے گھوڑے پر سوار ہو جاتا اور لڑکی اس کے ہیچ پیدل چل کر خاوند کے گھر پہنچتی دونوں گھروں میں مسافت زیادہ بھی ہو سکتی ہے، پھر انگوٹھی کی عادت بطور رسم و تقدیم پوری دنیا میں بن گئی۔

اسے ہائی ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی میں پہننے کی عادت اغريقوں سے لی گئی ہے، ان کا اعتقاد تھا کہ دل کی رگ اس انگلی سے گزرتی ہے، اور اس کی شدید حرص رکھنے والوں میں انگریز شامل ہیں

ایک قول یہ بھی ہے کہ : منگنی کی انگوٹھی کی رسم نصرانی رسم ہے، اور مسلمانوں نے اس عادت میں ان کی تقیید کرنا شروع کر دی ہے، اس کے سبب سے صرف نظر کرتے ہوئے دونوں ہی پہنچ کی حرص رکھتے ہیں، اور اسے اتنا نہ پہنچا مخصوص سمجھتے ہیں، دین اس کی کوئی صحیح نہیں سمجھتا" انتہی

اگر تو اس میں کوئی اعتقاد نہ رکھا جائے، اور نہ ہی اسے اتنا نہ خوست کی علامت سمجھا جائے تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ کراہت کے ساتھ اسے پہنچا جائز ہے۔

اس وقت مسلمانوں میں پہنچ کی عادت بن جانے نے اسے کافروں کے ساتھ حرام مشابہت سے خارج کر دیا ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے تکہتے ہیں :

"دبلہ : یہ ایک انگوٹھی ہے جو مرد اپنی بیوی کو بطور بدیہی اور تختہ دیتا ہے، بعض لوگ یہ انگوٹھی شادی کرتے وقت یا شادی کا ارادہ کرتے وقت یوں کو پہناتے ہیں، یہ عادت پہلے تو ہمارے ہاں معروف نہ تھی، شیخ البانی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ نصاری سے مانع ہے، اور یہ کہ خاوند اور بیوی کی نیسے میں پادری کے پاس جاتے ہیں تو عورت اپنی چھوٹی اور اس کے ساتھ والی اور درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہنچتی ہے، مجھے اس کی کیفیت کا تو علم نہیں۔"

لیکن وہ کہتے ہیں کہ : یہ نصاری سے لی گئی ہے، اس لیے اسے بلاشک و شبہ ترک کرنا اولی و بہتر ہے، تاکہ ہم دوسروں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کریں۔

اس پر مستزادیہ کہ : بعض لوگ اس میں اعتقاد رکھتے ہیں اور جو انگوٹھی دینا چاہیں اس پر اپنانام لکھواتے ہیں، اور وہ لڑکی بھی اپنے خاوند کو دی جانے والی انگوٹھی پر اپنانام لکھواتی ہے، ان کا اعتقاد ہوتا ہے کہ جب تک بیوی کے نام والی یہ انگوٹھی خاوند کے ہاتھ میں رہے گی، اور بیوی کے ہاتھ میں خاوند کے نام والی انگوٹھی رہے گی تو ان میں علیحدگی نہیں ہوگی۔

یہ عقیدہ رکھنا ایک قسم کا شرک ہے، اور یہ اس توعید و غیرہ میں شامل ہوتا ہے جو مشرکین کرتے تھے کہ اس سے خاوند اپنی بیوی کے ساتھ محبت کرنے لگتا ہے، اور بیوی اپنے خاوند کے ساتھ محبت کرنے لگتی ہے۔

اس عقیدہ کے ساتھ یہ انگوٹھی پہنچا حرام ہوگی، تو اس طرح یہ انگوٹھی اب دو قسم کی اشیاء ضمن میں لیے ہوئے ہے ایک تو یہ نصاری کی عادت سے مانع ہے، اور دوسرا یہ کہ اس میں خاوند اور بیوی آپس میں ارتباط کا عقیدہ رکھتے ہیں، تو اس طرح یہ شرک کی ایک قسم بن جائیگی.. اس لیے ہم اسے ترک کرنا ہی بہتر سمجھتے ہیں" انتہی

مانع ہواز : اللقاء الشمری (1/46).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا یہ بھی قول ہے :

"میرے رائے تو یہی ہے کہ منگنی کی انگوٹھی پہنچا کم از کم مکروہ ہے: کیونکہ یہ غیر مسلموں کی عادت سے مانع ہے بہ حال مسلمان شخص کو چاہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو ہر حالت میں اس طرح کی تقیید سے اپنے آپ کو دور ہی رکھے، اور اگر اس میں اعتقاد بھی رکھا جائے جیسا کہ بعض لوگ منگنی کی انگوٹھی میں اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ خاوند اور بیوی کے ما بین تعلقات مضبوط کرنے کا باعث بنتی ہے تو پھر یہ اور بھی شدید اور عظیم گناہ کا باعث ہوگی۔"

کیونکہ یہ انگوٹھی نہ تو خاوند اور بیوی کے تعلقات پر کوئی اثر اندازی ہوتی ہے اور نہ ہی محبت پیدا کرتی ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ کتنی ایک افراد نے منگنی کی یہ انگوٹھی پہنچ رکھی ہوتی ہے، لیکن خاوند اور بیوی میں ایسا اختلاف اور مخالفت پائی جاتی ہے جو انگوٹھی نہ پہنچنے والوں میں نہیں ہوتا، بہت سارے لوگ ایسے بھی میں جنہوں نے یہ انگوٹھی نہیں پہنچ لیکن وہ اپنی بیویوں کے ساتھ محبت و پیار سے رہ رہے ہیں" انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (112/18).

منہجی کی انگوٹھی کوئی بھی نواجوں اپنے ہاتھوں سے اپنی منگیت کے ہاتھوں میں نہیں پہنا سکتا اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ تو اس کے لیے ایک ابھی عورت ہے، نہ تو وہ اسے چھو سکتا ہے اور نہ ہی اس سے مصافحہ کر سکتا ہے، اس لیے ہم آپ کویہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ منہجی کی انگوٹھی مت پہنچنے، بلکہ آپ اس کی بجائے عام انگوٹھی پہن سکتے ہیں۔

واللہ اعلم۔